افکارِ احرار

اسلام اور پاکستان

پاکستان کے پڑوسی شیعہ ملک ایران میں پہلوی اقتدار کے خاتمہ اور شیعہ انقلاب کے بعد ایرانی پاسدارانِ انقلاب اور پاکستانی ایس دارانِ انقلاب نے جس جارحانہ انداز سے دین اور اسلافِ دینی پر کیچڑ اچھالا، رسولؐ، ازواجِ رسول اور اصحابِ رسول علیہم السلام پر جس بُری طرح سے تہمت و دشنام والزام کا بازار گرم کیا اس سے اہلِ اسلام کا مضطرب ہونا فطری اَمر ہے اس کے ساتھ ساتھ سازشوں، رغبتوں اور شیعہ انقلابی قوتوں کے بل بوتے پر پاکستانی اقتدار پر شیعوں کے قبضہ و تسلّط کے تناظر میں اہلِ اسلام کی بے بسی و بزدلی جتنی اذیت ناک ہے اس، حضرت امیرِ شریعت رحمۃ اللہ کی ۱۹۴۹ء کی مجلسی گفتگو کا ایک اقتباس ہدیۂ قارئین ہے۔

"یہ بات اب سوچ رہے ہو؟ جب پاکستان بنا تھا یہ تو ہم اسی وقت بھانپ گئے تھے کہ اب حکومت دو گروہوں کے قبضہ و تسلط میں ہوگی۔ "شیعہ و مرزائی"، شیعہ زیادہ ہیں اور مرزائی کم۔ مگر خطرہ انہی سے زیادہ ہے باقی یہ خیال دل سے نکال دو کہ شیعہ کسی بھی گوشہ میں تم سے رعایت برتیں گے یا تمہاری مدد کریں گے، وہ صرف اپنے ہیں اور کسی کے نہیں ہیں صوبوں سے لے کر مرکز تک وہی قابض ہیں۔

کرامت علی، غضنفر علی، محمد علی۔ یہ لوگ اگرچہ سیاسی لیڈر ہیں اور بظاہر وسیع المشرب مگر شیعہ ازم میں وہ بہت متشدد و مضبوط ہیں۔ جہاں تک ان کا بس چلے گا۔ ہمارے اسلام اور قرآن کو ناقابلِ عمل بنا کر دم لیں گے۔ غضنفر علی نے گذشتہ برس راول پنڈی میں کہا "وہ زمانہ لد گیا جب بخاری قرآن سنا سنا کر لوگوں کو اُلّو بنایا کرتا تھا اب پاکستان بن گیا اب یہاں ان باتوں کی گنجائش نہیں"۔ پاکستان میں حکمرانوں کے ہاتھوں دین کا جو انجام ہوگا وہ تمہارے سامنے ہے میں نے تو کہا تھا ہندوستان میں مسلمان نہیں رہنے دیا جائے گا اور پاکستان میں اسلام نہیں رہنے دیا جائے گا۔ پاکستان میں دین کا بس اللہ ہی حافظ ہے یہاں فرنگی کے جانشین فرنگی سے زیادہ دین دشمن ہیں۔ شاید کچھ مدت بعد اس ملک میں دین، اسلام کا لفظ بھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکے۔ آثار اچھے نہیں ہیں"

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

ملتان مارچ ۱۹۴۹ء